Digitized by Khilafat Library

نمبر ۳۳ | قادیان دار الامن و الاامان مؤرخہ ۲۹ر اکتوبر ۹۸ء | جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بہ کثرت شائع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہوجاویں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کردیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

صاحب کی اُس چٹھی کے اقتباس کو درج کرتے ہیں۔ تاکہ پبلک کو اور دیدہ دہن عیسائیوں کو معلوم ہو جاوے۔ کہ اون کی کرسچن ائی کا خاکہ ڈاکٹر پینل نے جو کچھ کھینچا ہے وہ کیسا صحیح ہے۔ ڈاکٹر پینل کی چٹھی سے بعض ضروری امور جو قابل توجہ گورنمنٹ پائے جاتے ہیں۔ اون پر کسی دوسرے وقت رائے دینے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔

اور وہ اقتباس یہ ہے۔

آج کل فنڈ کی کمی اور نکتہ چینیاں اور دیگر واقعات ایسے پیش آئے کہ اصلاح کرنے کی افواہیں کثرت سے اُڑنے لگیں۔ پس چند خیالات جو میں نے پانچ سال کے تجربہ اور لوگوں کے طریق معاشرت سے معلوم کئے ہیں۔ ظاہر کرنا بے موقع نہ ہوگا۔ گو اس سے کچھ اور فائدہ نہ ہو مگر اتنا تو ضرور ہے کہ مشنری صاحبان جواب دینے کا موقع پائیں گے۔ پنجاب کی ہندوستانی کلیسیا کا اصل حال معلوم کرنا میرے لئے گویا ایک میٹھی نیند سے جاگ اُٹھنا تھا۔ نومرید جن کی بابت مجھے امید تھی کہ وہ اپنی پہلی محبت اور لوگوں کو بھی مسیح کی روشنی میں لانے کی کوشش کریں گے۔ ثابت ہوا کہ دل میں یہ حساب لگا رہے ہیں۔ کہ پادری صاحب اس یا اُس دینی خدمت کے لئے کیا کچھ دیں گے۔ یا انجیل کی منادی کرنے سے مجھے کیا کچھ دنیوی ترقی یا فائدے ہونگے اور بجائے اس کے کہ "چھوٹے بچو ایک دوسرے سے پیار کرو" گھر کے جھگڑے حسد۔ بغض چغلی پائی جاتی ہے۔ .... یہہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس بات کا حقیقی سبب دریافت کریں کہ دیسی کلیسیا میں حد درجہ ریا کاری اور دُنیا پرستی کہاں سے آگھسی ہے۔ پھر ہم سب حتی المقدور اپنے طریقوں کی اس قدر اصلاح کریں کہ کم سے کم ہم خود اس کے باعث نہ ٹھہریں۔ سب سے بڑی مشکل مالی تعلقات کی ہے۔ جو اکثر مشنری اور ان کے مریدوں اور دیگر ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان ہے۔ مشنری نہ فقط روحانی صلاح کار اور رہنما ہے۔ بلکہ ساتھ ہی اُن کی ماہواری تنخواہ دینے والا ہے۔ اور اُس کی خوشنودی مزاج پر اُن کی دنیوی بہبودی اور ترقی کا مدار رہتا ہے۔ اس طور سے میں نے دیکھا ہے۔ کہ مشن احاطہ جس کے ساتھ میرا بہت گہرا تعلق تھا بالکل ریا کاری اور چغلخوری اور خوشامد پرستی کا گھر بن گیا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ جب کوئی نیا متلاشی آتا ہے۔ خواہ اُس کا حقیقی مقصد کیسا ہی پاک صاف کیوں نہ ہو خواہ مخواہ دنیوی فوائد اور مشن کی نوکری کی طمع اُسے دلائی جاتی ہے۔ اس طور سے مسیحی تعلیم اور دنیوی مقاصد اور حرص کے لئے پردہ بن جاتا ہے۔ اور مشنری گو بلا ارادہ مگر تو بھی سچ مچ اور قابل الزام طور پر اس سب کا باعث ہے۔ ایک متلاشی جو مسیحی ہو کر فی الفور مشن کا وظیفہ خوار ہو جاتا ہے اس سے غیر اقوام کی نظر میں اُس کی صلیب برداری کی محبت کا ثبوت بہت کم باقی رہجاتا ہے۔ تنخواہ دار مناد جو اس لیاقت کا آدمی ہے۔ کہ اگر مشن اُس کو نکالدے تو آدھی تنخواہ بھی اُس کو دوسری جگہہ نہیں ملیگی مشن کے لئے بے عزتی کا سبب ہے۔ اور جب وہ بازار میں منادی کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ایک سست اور بے اصول آدمی کے لئے جس کے نزدیک مذہب فقط ایک روٹی کمانے کا وسیلہ ہے۔ ایک کشش کا باعث ہے لیکن ساتھ ہی اس کے ایک دیندار اور ایک نیک ہندو مسلمان کے لئے ایک اشارہ ہے کہ وہ ایسے مذہب سے جس کا کہ وہ نمونہ ہے دور دور بھاگیں۔ یہہ شیطان کی بڑی حکمت ہے کہ ہم مشن کے روپیوں سے ایسے آدمیوں کی پرورش کریں جو بدمعاشوں اور مکاروں کو کلیسیا میں لاویں اور حق کے طالبوں کو اُس سے دور رکھیں۔ جب تک مشن ایسے لوگوں کو مسیحی خدمت کے لئے لگائے گا جن کو اور جگہہ بہت کم تنخواہ ملے تب تک یہ الزام اُن سے دور نہ ہوگا۔ کم سے کم مشنری سوسائٹی کے نقصوں کے بارہ میں جو کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ خداوند کے روپیہ کو بدمعاشوں اور ریاکاروں کے بڑھانے میں استعمال نہ کرنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کا مسیحی مذہب میں ہونا بت پرستی سے بدتر ہے...... موجودہ زمانہ میں فی الحقیقت اکثر مفصلہ ذیل باتیں ہیں جو ایک آدمی کو مسیحی ہونے سے روکتی ہیں۔ مثلاً مشن کے وظیفہ پر پڑا نہ رہنا۔ ریاکاری سے نفرت۔ چاپلوسی کی لیاقت کا نہ ہونا۔ نیز ایک قسم کی حب الوطنی اُن کے دل پر چوٹ لگاتی ہے۔ کیونکہ کئی مغربی رسمیں اور سوشیل روائتیں مسیحی مذہب کے ایک جز کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ علاوہ اس کے بہت سی نفرت انگیز وہ باتیں بھی ہیں جو اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن میں مشنری لوگ کام کرتے ہیں اور اُن باتوں کو پسند کرتے ہیں مثلاً غلامی کی روح۔ بغیر غور کرنے کے ہاں میں ہاں ملانا۔ چاپلوسی جو اُن کو ہر طرح کا کام کرنے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ اور مشنری کی ہر ایک بات ماننے کے لئے جس سے کہ وہ تنخواہ پاتے ہیں آمادہ کر دیتی ہے۔

مزید براں ایک متلاشی جو اپنے لوگوں اور مذہب کو بُرا بھلا کہنا شروع کرتا ہے۔ وہ حقیقت میں اپنی صداقت کو پورے پورے طور پر ظاہر نہیں کرتا اور یہی طریقہ اکثر کیٹی کسٹ اپنی منادی میں دکھلاتے ہیں۔ اُن کو روحوں کو تبدیل کرنے کا اس قدر فکر نہیں ہے جتنا اُن مشنریوں کو خوش کرنے کا جن سے وہ تنخواہ پاتے ہیں۔

.........بپتسموں اور طالبانِ حق کی بڑی بڑی فہرستوں کی خواہش موجودہ مشنوں میں بڑی خرابی پیدا کر رہی ہے۔ جب کہ مناد خالص منادی سے ناکامیاب ہوتے ہیں تو اور لوگوں کو رشوہ دے کر مسیحی مذہب میں لے آتے ہیں۔

.... وہ ایک بڑی خوشی کا دن ہوگا۔ جب کہ حامیان انگلستان اس بات کو سیکھ لیں گے۔ کہ ایک نئے ملک میں بپتسموں کی فہرست مسیحی مذہب کی ترقی کا ایک اصلی پیمانہ نہیں ہے

ولائتی چٹھی

نمبر ۹

توان کپتان صاحب بہادر نے (دام اقبالہٗ) بڑی زیرکی اور فراست سے حکم لیا۔ اور مخفی تحقیقات کرکے آخر کار نوبت بہ ایں جا رسید کہ اس بات اور افترا کا ذکر بھی کپتان صاحب بہادر کی زبان سے نہ نکلا۔

اس کے علاوہ کپتان صاحب بہادر کا ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ فوج انڈین کنٹنجنٹ۔

در اصل صرف حفاظت ممباسہ کے لئے آئی تھی۔ اور یوگنڈا وغیرہ جانا اگرچہ ان کا کام نہ تھا۔ مگر جبکہ ممباسہ میں اس بات کی خبر پہونچی کہ میجر میگڈانل صاحب کے ساتھ مرگہ ہوا۔ اس لئے اون کی مدد اور اون اہل ہند کی مدد کو جو اون کے ہمراہ تھے۔ اور وہ ڈاکٹر و کلرک وغیرہ جو ہندوستان کے باشندہ ہوکر خدمات گورنمنٹ کے لئے یوگنڈے گئے ہوئے تھے۔ اون کی حفاظت جان کی خاطر کپتان صاحب بہادر فوراً چل پڑے۔ اور خطرناک جنگلوں میں ہوتے ہوئے آخرکار اون کی جانوں کے بچ جانے کا باعث ٹھہرے ورنہ وہ ہمارے ہندوستانی بھائی سخت خطرہ کی حالت میں تھے۔ اور ان سب باتوں میں ایک بات جو قابل ذکر و عظمت ہے وہ یہہ ہے۔ کہ اس حملہ کے لئے کوچ کے وقت کپتان صاحب بیمار تھے۔ اور ڈولی میں سوار ہوکر فوج کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ۱۵ مارچ ۹۸ء میں ان کے دشمنوں نے خبریں اڑائیں۔ کہ کپتان صاحب لڑائی میں کام آگئے۔ اور کل آدمی بھی۔ مگر یہ خبر غلط نکلی۔ اور کپتان صاحب کامیابی کے ساتھ اب واپس آرہے ہیں۔

یہ کپتان صاحب بہادر اپنی فوج کے بہت ہی ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ اور ہمیشہ ان کو آرام دینے اور فائدہ پہونچانے میں ساعی رہتے ہیں۔

ممباسہ میں ایک قطعہ جنگل صاف کراکر اوس کا نام انہوں نے BARRSOCZZD. رکھا ہے۔

اپنی فوج کے ہمراہ ۱۶ ڈاکٹر لائے تھے۔ کہ جنکی موجودگی نے ریلوے محکمہ کو بہت نازک موقعہ پر مدد دی۔ ورنہ خدا جانے بیچارے ہندوستانی قلی کس موت مرتے۔ اور نہ صرف ریلوے بلکہ سول محکمہ میں بھی ان ڈاکٹروں کے ذریعہ سے بہت کچھ استفادہ حاصل ہوا۔ ہم اون کی ترقی اقبال کے دعا گو ہیں۔

یہاں ممباسہ اور مشرقی افریقہ کے گرد نواح میں ایک شخص مبارک نامی بگڑا ہوا باغی سردار تھا۔ یہ شخص سلطان زنجبار کے مقربوں میں سے تھا۔ مگر جب سلطان نے سلطنت برطانیہ سے کچھ عہد و پیمان کرکے جزیرہ ممباسہ جس میں بیٹھے ہم مضمون لکھ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے انتظام ملکی وغیرہ کی خاطر صاحبان انگریزی کو دیدیا۔ تو یہ شخص مبارک سلطان کا سخت دشمن ہوگیا۔ اور ہر طرح اور ہر طرف سے . . . . . سلطان زنجبار کو تنگ کرنا شروع کیا۔ اور در اصل اس کی عداوت کا باعث تو انگریزوں کے ساتھ سلطان کی صلح کا ہونا تھا۔ اس لئے اس کے ہوتے صاحبان انگریز بھلا کس طرح چین سے اس چھوٹے سے جزیرہ میں نڈر بیٹھ سکتے تھے۔ اسی کی سرکوبی کے لئے یہ فوج INDIAN CONTINGENT کے نام سے یہاں آئی تھی۔

ہمیں آئے ہوئے چند ماہ ہی گذرے تھے کہ مبارک کی آتش زدگی ہم نے آنکھ سے دیکھی۔ اور اس جزیرہ سے ۱۸۰۰ فٹ کے فاصلہ کے قریب ایک چوکی بنی ہوئی تھی۔ جسے اوسنے آکر آگ لگادی۔ اس کی یہ ناشائستہ حرکت دیکھکر آخر قلعہ ممباسہ سے اوس پر گولے اتارے گئے اور وہ بھاگ گیا۔

یہہ فوج اس شخص مبارک سے پھر جاکر جنگلوں میں لڑتی اور آخرکار متواتر کے حملہ میں ایک ایسے جنگل میں جا پڑی جہاں پانی کا نشان نہ ملتا تھا۔ اور پانی کے نہ ملنے کی وجہ سے اس پر سخت مصیبت طاری ہوئی۔ مگر اسی اثنا میں انہیں ایک باغیچہ ناریل کا مل گیا۔ جس سے انہوں نے اپنی لبب جانوں کو بچا لیا۔ مبارک ان کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا۔ اور آخرکار جنگلوں میں بھاگ کر آج تک اپنے کیئے کی پاداش بھوگ رہا ہے۔ اس فوج میں علاوہ مسلمان سپاہیوں کے ۶ ہسپتال اسسٹنٹ تھے۔ جس میں سے ایک ہمارے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مخلص مرید ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب ساکن گوڑیانی تھے۔ اور دوسرے ۵ صاحبان اول اول عدم واقفیت کی وجہ سے ہمارے مشن کی مخالفت کرتے رہے۔ مگر آخر کار اللہ تعالی نے اون کے سینوں کو حق کی شناخت کے لئے کھولا اور ہر ایک نے نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت میں مخلصانہ روانہ کیا۔ غرض ہماری یہ ہے۔ کہ ۶ ہاسپٹل اسسٹنٹ بھی مسلمان ہی تھے۔ اور اس کل INDIAN CONTINGENT میں کوئی افسر کوئی سپاہی وغیرہ غیر مذہب کا نہ تھا۔

اسی شخص مبارک کے تعقب میں یہ فوج افریقہ کے مشرقی سواحل کے علاقوں میں ایک عرصہ تک پھرتی رہی۔ پھر جب زنجبار کی عمارات شاہی کسی مصلحت سے سرکار انگریزی نے ممبا

اپنے تجارت پیشہ بھائیوں کی خدمت میں ایک دور از وطن کا التماس

ذیل میں ہم ایک خط آمدہ افریقہ کو درج کرتے ہیں۔ جس کے لئے ہمارے مکرم و مخدوم مہربان نے باصرار خواہش کی ہے۔

ہمارے مخدوم کی رائے واقعی اس قابل ہے۔ کہ اس پر غور کر کے فائدہ اٹھایا جاوے۔ اشتہار تجارت کی جان اور معاشرتی زندگی کی روح رواں قرار دیئے گئے ہیں۔ ایک قوم کو قوم بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی افراد قوم کی ہر طرح سے مدد و معاون ہو۔ اور اوس کے لئے جیسا کہ اصول تمدن سے واضح ہوتا ہے۔ یہہ انسب طریق ہے۔ کہ ہر ایک کی ساختہ ضروریہ اشیاء کی قدر کریں۔ بہر حال اس پر کبھی پھر توجہ دلائیں گے۔ فی الحال اوس خط کو درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ **الحکم** اخبار کی عمر اب خدا کے فضل سے عنقریب ایک سال کی ہونے والی ہے۔ ہماری جماعت کو جس قدر اس پرچہ کی ضرورت تھی۔ گذشتہ پرچوں سے وہ خود تحقق ہوگئی ہوگی۔ جو لوگ بوجہ تلاش معاش **حضرت اقدس** کی خدمت بابرکت میں اپنے ایام نہیں بسر کر سکتے۔ اون کے مضطرب دلوں کو تسلی دینے کے لئے ہر پندرہ[1] دن کے بعد **الحکم** بطور ایک خوش خبری دینے والے قاصد کے پہونچ جاتا ہے۔ جس کے مطالعہ سے اکثر اوقات دلوں کی وہ کدورت جو اس اثناء میں جمع ہو جایا کرتی ہے۔ دور ہوتی رہتی ہے۔ اس میں جس قدر مضامین اور **حضرت اقدس** کے مکتوب اور دیگر کارروائیاں چھپتی رہتی ہیں وہ عموماً ہر ایک فرد بشر کی نظر میں زیادت ایمان کا موجب ثابت ہوتی ہوں گی اور ہیں اس کا فائدہ اپنی جماعت تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی اس نے اپنی دل ربا طرز روش سے بہت کچھ گھر کر لیا ہے۔ اس پرچہ نے اس امر کو ضرور ثابت کر دیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کا سچا خیر خواہ اور حقیقی ہمدرد اگر ہوں تو ہیں ہوں۔ زمانہ کی مزاج کے لحاظ سے اگر اسلامی پرچہ ہونے کا فخر ہے۔ تو مجھ کو ہے۔ **کلام الٰہی** کے نکات اور اسرار کو محبان الٰہی تک ایک دل کش پیرائہ میں پہونچانا میرا ہی کام ہے۔ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ نفاق۔ تعصب اور ہٹ دھرمی جیسے امراض کے مجرب نسخہ ہر ایک مریض کو بتلانے میری ہی خدمات کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے۔ نفسانی جوشوں سے باز رہنے۔ بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کرنے اور ایک بے شر عاقبت پسند امن سے زندگی بسر کرنے کے اسباب اور وسائل میں ہی حقیقی طالبوں کی خدمت میں پیش کرتا رہتا ہوں۔ پس جس حالت میں **الحکم** ایک ایسی مفید عام چیز ہے تو ہم کیوں نہ اوس کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اور اوس کی امداد کے وسائل بہم پہونچائیں۔ ہمارے بھائی **شیخ یعقوب علی** صاحب ایڈیٹر نے اس پرچہ کو جاری کر کے حضرت اقدس کے قدموں سے دور رہنے والوں پر ایک بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ خدا تعالےٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اور اُن کے ارادوں میں اُن کو کامیابی نصیب کرے۔ آمین

ہمارے بھائیوں کو اس امر کی ضرور خبر ہوگی۔ کہ اس اخبار کا جاری رہنا صرف اسی جماعت کی ہمت مردانہ پر موقوف ہے۔ اور یہ اخبار اپنے رنگ میں **ابراہیم حنیفاً** کی طرح الگ تھلگ ہے۔ اور ایسے لوگ اپنی جماعت کے سوا شائد کم ہوں گے۔ جو اس کی خریداری منظور کریں۔ اور اگر ہوں بھی۔ تو اون کی تعداد اس قدر ہوگی۔ کہ انگلیوں پر گن لی جاوے۔ اس لئے ہم اپنے **تجارت پیشہ** بھائیوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ تجارتی اشتہار کا سلسلہ اس اخبار میں طبع کرا کر اس کی مدد اور امداد فرماویں۔ اخباروں کا زیادہ دار و مدار اکثر تجارتی اشتہاروں کی آمدنی پر ہوتا ہے۔ ورنہ خریداروں کی امید پر ان کا چلنا ایک امر محال ہے۔ ہمیں بھائی **یعقوب علی** کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ اُن کا خرچ مطبع ایک ماہ کا ۶۲ روپیہ ہوا۔ اور آمدنی ۵ روپیہ لہذا اگر ہمارے مخاطب صاحبان اس طرف توجہ فرماویں۔ تو اس میں دو فائد سر دست ہیں۔

اول تو یہ کہ الحکم کی امداد۔ جو در اصل اس **پاک سلسلہ** کے ایک برانچ کی امداد ہے۔ **دوسری** یہ کہ آج تک اس پاک جماعت کی تعداد دس بارہ ہزار سے زیادہ ہی ہوگی جن میں ہر ایک اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مختلف اشیاء خریدتا ہوگا۔ اور اکثروں کو اس امر کا پتہ بھی نہ ہوگا۔ کہ ہمارے بھائیوں کی دوکانیں کس کس مقام کس کس قسم کی ہیں۔ اس طرح سے ایک دوسرے کی امداد کا بہت سا پہلو چھٹا رہتا ہے۔ خصوصاً وہ ہمارے بھائی جو شہروں سے بہت دور جنگلوں میں خدمات سرکاری پر مامور ہیں۔ اُن کو اکثر اشیاء وغیرہ بذریعہ ڈاک منگوانی پڑتی ہیں۔ تو اس طریق سے مختلف امصار میں جو لوگ ہیں۔ اُن کو پتہ ہو جائیگا۔ کہ ہم اپنے بھائیوں سے فلاں فلاں اشیاء منگوا سکتے ہیں۔ اور تجارت کی ترقی کا ایک ذریعہ اخبارات بھی ہیں۔ اس طرح لین دین سے تعارف بھی دن بدن بڑھیگا اور اس اخبار کی مدد بھی ہوگی۔

لہذا جس قدر آمدنی میں ترقی ہوگی۔ اُسی قدر الحکم اپنی شکل بدلتا جاویگا۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بھائی اس التماس کی قدر دانی فرماویں گے۔

اور ایڈیٹر صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ اخبار کے کسی گوشہ یا حاشیہ پر ہمیشہ حضرت اقدس کی موجودہ کتب کی فہرست دیتے رہا کریں۔ اور شرح اجرت اشتہارات بھی درج فرماویں۔ والسلام۔

خاکسار محمد افضل ملازم یوگنڈا ریلوے مشرقی افریقہ محکمہ سروے نیروبی ۲ ستمبر ۰۹ء

[1] اب ہفتہ وار ہو گیا ہے (ایڈیٹر)

چین میں اسلام

چین میں اسلام بہت جلد جلد ترقی کر رہا ہے۔ چین کے لوگ اسلام اور معتقدین اسلام سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ خیال کرنا بے جا نہیں ہے۔ کہ کسی نہ کسی دن تمام چین مسلمان ہو جائے گا۔ اور اسلامی سلطنت کا مذہب ہو جائے گا۔ اگر ایسا ہؤا تو اسلام عیسائیت سے بڑھ جائے گا۔ کیونکہ اگر یہاں اسلام پھیلا تو پھر یہاں عیسائیت کا چراغ گل ہو جاوے گا۔ جب سے چین میں اسلام پھیلنے لگا ہے۔ مشرقی روس جلے مرتے ہیں۔ اور بہت حسد دل میں رکھنے لگے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ چینیوں کو اس طرح قبول اسلام کرتے دیکھیں۔ کیونکہ اسلام میں ملکی معاملات بہت صاف ہیں۔ اور روسی چاہتے ہیں۔ کہ چین میں پیچیدگیاں بڑھیں۔

لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ سات ہزار مربع میل پر اسلام پھیل رہا ہے۔ زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے عرصہ کے بعد اسلام چین میں پہنچا اور غالباً خلیفوں کے زمانہ میں مسلمان بھی چین میں گئے۔ اور پہلے ہی چار خلیفاؤں کے عہد میں عربوں اور چینیوں میں تجارت ہونے لگی۔ مسلمانوں کی تاریخ سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ صحابیوں میں ایک صاحب بہت سامان اور اسباب و جمعیت ساتھ لے کر عرب سے چین کو روانہ ہوئے تھے۔ اُن کے ساتھ تجارتی مال تو تھا ہی لیکن بذریعہ قرآن شریف وہاں کے باشندوں اور امراء کو تبلیغ اسلام کی۔ لیکن کچھ اثر نہ ہؤا۔ نہ کسی نے کان دھر کر سُنا نہ قبول کیا۔ اور اپنے بتوں کو اُسی طرح پوجتے رہے۔ اس پر وہ صحابی وہاں سے کانٹن چلے گئے۔ یہاں چند آدمی مسلمان ہوئے۔ اور ایک مسجد بھی بنائی گئی۔ اب عربوں کو سلطنت چین سے چند حقوق بھی مل گئے۔ اور چین کے لوگوں نے اُن کے ساتھ ملنا جلنا اور اُن کے اخلاق اور تہذیب سیکھنی شروع کی۔ مسلمانوں کے برگزیدہ خصائل دیکھ کر چینی گرویدہ ہونے لگے۔ اور اسلام کی وقعت اُن کی نگاہ میں۔ اور اسلام کی محبت اُن کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ رفتہ رفتہ رشتہ اتحاد زیادہ ہؤا۔ حتیٰ کہ ازدواج بھی ہونے لگا۔ اور سب مل جل گئے۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ عرب بالکل چینی ہوتے گئے۔ اور چینی مسلمان ہونے لگے۔ عربوں نے اپنی رسم و رواج کو ترک کیا۔ اور چینیوں نے اپنے پُرانے مذہب سے ہاتھ اُٹھایا۔ اور اور بہت سی باتیں بھی تھیں۔ جن سے اسلام نے چین میں فروغ پایا۔ دولتمند مسلمانوں نے چینیوں کے لڑکے لڑکیاں خرید لیں۔ اور ان کو تعلیم دی بھوکوں کو کھانا کھلایا۔ اور خیرات دی۔ ننگوں کو کپڑے پہنائے۔ حاجتمندوں کی حاجتیں روا کیں۔ اور بیماروں کی خبر گیری کی۔ اس سے لوگ عربوں کے اور بھی دلدادہ ہوئے۔ اور اسلام کی جڑ مضبوط ہو گئی۔ یہ بیان کرنا بھی بے جا نہ ہو گا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور چین کے مسلمانوں میں بہت فرق نہیں ہے۔ دونوں اوسی قرآن شریف کے ماننے والے ہیں۔ اس واسطے وہ اخلاق اور عادات معاشرت۔ اور اور بہت سی باتوں میں یکساں ہیں۔ البتہ چینی ایک بیوی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور ہندوستانی چار پر بھی بس نہیں کرتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ چینی اس مسئلہ کے منکر ہیں کہ چار بیویاں کرنی جائز ہیں۔ بلکہ وہ طبعی طور پر ایک بیوی کرنا پسند کرتے ہیں۔ چینی مسلمان اپنے حاکم کے بہت مطیع ہوتے ہیں۔ خواہ حاکم حق پر ہو یا ناحق پر ظالم ہو یا رحم دل۔ کیونکہ اُن کو اسلام نے یہی سکھایا ہے۔ اور اس سبب سے چینی گورنمنٹ مسلمانوں کو عزیز رکھتی ہے۔

(روزانہ دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رحم اللہ عبداً سمع کلامنا

خدا اُس پر رحم کرے جو ہماری بات کو سُنے

ہماری جماعت میں ہمارے ایک دوست ہیں۔ جو نوجوان اور نو عمر اور خوش شکل اور قوی اور پورے تندرست قریباً بائیس یا تئیس برس کی اون کی عمر ہوگی۔ جہاں تک میں نے اون کے حالات میں غور کیا ہے۔ میں اُنہیں ایک جوان، صالح اور مہذب اور نیک مزاج اور خوش خلق اور غریب طبع اور نیک چلن اور دین دار اور پرہیزگار خیال کرتا ہوں۔ والدہ حیدہ۔ ماسوا اس کے وہ ایک ہونہار جوان ہیں۔ تعلیم یافتہ جو ایم۔ اے کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ عنقریب وہ کسی معزز عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی وغیرہ کے مستحق ہیں۔ اون کو اپنی شادی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جہاں بیہودہ رسوم اور اسراف نہ ہو اور لڑکی میں عقل اور شکل اور نیک چلنی اور کسی قدر نوشت و خواند کی ضروری شرطیں پائی جائیں۔ میری رائے میں اس لڑکی کی بڑی خوش نصیبی ہوگی۔ جو ایسے جوان صالح ہونہار کے گھر میں آئے میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر کوئی شخص میرے دوستوں اور میری جماعت میں سے صفات مذکورہ کے ساتھ اپنی لڑکی رکھتا ہو اور اس تعلق کو قبول کرے۔ مجھے اس جوان ایم۔ اے پر نہایت نیک ظن ہے۔ اور میں گمان کرتا ہوں۔ کہ یہ رشتہ مبارک ہوگا۔ یہ تمام خط و کتابت مجھ سے کرنی چاہیئے۔ مگر اس صورت میں جب کہ پختہ ارادہ ہو۔ اور ہر بات فی الواقع شرائط کے موافق ہو۔ تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو

والسلام ۲۷ اکتوبر ۹۸ء

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

اشتہار

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۸ نومبر ۱۸۹۸ء سے شروع ہو کر ۱۷ نومبر ۱۸۹۸ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے۔ اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مبلغ دوہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے۔ دیا جاویگا۔ اور مبلغ ۱۸۱ر گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا۔ اسمیں سے مبلغ ۸ روپیہ ایسے اسپان کو جو واسطے رسالہ کے خرید کئے جاویں گے۔ دیا جاویگا۔ اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیج کر منگوالے۔ مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہیئے۔ ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہوں گے۔ اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاویگا۔ یعنے ۱۲-و ۱۳ و ۱۴- نومبر ۱۸۹۸ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہ کر وزن کیا جاویگا۔ اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا۔ فروخت اسپان پر ایک روپیہ فی صدی محصول لیا جاویگا۔ اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے۔ وہ بوقت واپس یعنے باہر نکال لیجانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا۔ اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول بابت قیمت کی رہیگی +

المشتہر

مسٹر جے۔ جی السپ صاحب بہادر سیکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

۱۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر ✦ نہ رہے کوئی لاولد مضطر
اخنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر ✦ لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

اظہار بشارت

ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہٗ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راست بازی سے کام ہے فرضی دوا بن کر آئیں۔ شرطیہ سعادت آزمائیں۔ جھوٹوں کے سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرت سر

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور **شرطیہ** میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوا لے۔ اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ دیا جاوے۔ صحت کے طالبوں کی آرزو مندی پہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خداوندی کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے۔

اس خادم الاطبا کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرا کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں۔ کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ہ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر **نمبر اوّل** کم مقدور دام صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تو انگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمتی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر اُمید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ بالعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمتی چار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداوند کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہ برباد ہ ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لا ولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہوتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز تحت مختصر ڈبیہ سے واضح ہو گا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنٰے ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عہ	۱۰	قولنج دوری	صر	19	لقوہ	للعہ	۲۸	نل اترنا	صہ
۲	جسکی اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	للعہ	۲۹	طول و عرض و عمق کونائد	صہ
۳	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہ	۱۲	سرعت	عا	۲۱	ناسور	للعہ	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۴	جسکا حمل ۶-۵-۷ ماہ گرجاوے	سہ	۱۳	جریان	عا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	عا
۵	کمزوری	عہ	۱۴	غلط کاری	سہ	۲۳	ادھرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۶	مرگی	صہ	۱۵	گنٹھیا	عا	۲۴	ضیق النفس	عہ		ہیضہ مجب مجرب	عا
۷	تپ دق	عہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لیسہ	صہ		تپ چوتھیا و روزانہ	۔
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۶	آتشک	صہ		ضعف ہضم	۔
۹	ضعف جگر	عا	۱۸	سبل	عا	۲۷	آتشک کل برن	عہ		سرسام	عا

المشتہر۔ شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کرموں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ ۶ عہ ممیریکا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کافی تولہ مبلغ ۱۰ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ ۶ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - **المشتہر** - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب) -

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیریکا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بہت بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسنے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اسلئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیریکا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - مسلنگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے ممیریکے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک بیر علاج مسمات اتم دیوی بعمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں - انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑو سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میا سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم شاید آنجناب کو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپ سے ممیریکا سفید سرمہ منگوایا تھا - جسنے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمے دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑگیا تھا اور بسبب نکلی پر پھولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہوگئی تھی لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہوگیا - اور پتلی صاف و شفاف ہوکر نظر بدستور قائم ہوگئی ہے - اور مریض دعا گو ہے بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص وعام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے - لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیریکا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنائت فرمادیں -
راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ *

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور گیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -
دستخط سردار صالح محمد خاں درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان ۶ ؍ مارچ ۱۸۹۷ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۱۸۹۸ء کو جمع کیا گیا *

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیاں میں چھپ کر شائع کیا گیا

ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں
سچائی کا فیصلہ
مفت
شرطیہ
نوٹ
نوٹ
سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو۔ اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو۔ یہ کامل ثبوت سچائی کا ہے۔
اکسیر حافظہ
خارش کی حکمی دوائی
دوائی ہاضمہ
دوائی آتشک
سرمہ سلیمانی
سفوف مرہم آتشک
اعجاز مسیحی
عصائے پیری
دوائی وجع المفاصل
تریاق سوزاک
نسوار
جادو کی گولی
حبوب بواسیر
لگانیکی دوائی بواسیر
دوائی دردگردہ
درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دفع ہوتا ہے۔
المشتہر خاکسار غلام احمد ... منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

ذیل میں حضرت اقدس کے دو گرامی قدر کرامت نامے درج کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول الذکر میں انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ ۔ کی لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ اور اس اعتراض کو حل کیا ہے کہ جبکہ حال میں اموال اور اولاد فتنہ ہیں پھر ان کی آرزو یا خواہش کرنا اور اون کے لئے دعا مانگنا کیوں چاہئیے۔ الغرض یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ مگر حضرت اقدس نے اس سوال کو اس اعجازی طریق پر حل فرمایا ہے۔ کہ روح مرحبا پکار اٹھتی ہے۔

دوسرے کرامت نامہ میں دعا کی فلاسفی پر ایک مختصر سی بحث فرمائی ہے۔ اس خط کو جو اسی مہینے میں ایک دوست کے نام لکھا گیا ہے۔ پڑھ کر خدا تعالیٰ اوس دعا کی وسعت کا پتہ لگتا ہے۔ جو اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے بندوں کو سکھائی۔ سورۃ الفاتحہ کی لطیف تفسیر حضرت مسیح موعود نے متعدد مرتبہ اور ہر مرتبہ نئے طور پر بیان فرمائی ہے۔ یہ مختصر سا کرامت نامہ بھی ایک تفسیر سورۂ فاتحہ کی ہے۔ جس سے معلوم ہو گیا کہ اسلامی دعا کس قدر وسیع ہے۔ اور یہ ہے۔ اسلام کے یونیورسل ریلیجن (عالمگیر مذہب) ہونے کا۔ جو حیوانات نباتات بلکہ جمادات تک پر بھی حاوی ہے۔

(ایڈیٹر)

مکتوب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے

مخدومی و مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ معہ پارسل ادویہ پہونچا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ امید کہ انشاء اللہ القدیر دوائے مجوزہ آں مکرم شروع کروں گا۔ ہنوز میری حالت شدت خارش کی بدستور ہے۔ جو زخم ہو جاتا ہے۔ وہ مشکل سے بھرتا ہے۔ درد شدید اور ضربان اور سوزش اور جلن ایسی لازم حال رہتی ہے۔ کہ مجھ سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اللہ جل شانہٗ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ امرتسر۔ کپورتھلہ سیالکوٹ ایک مرتبہ دیکھ آؤں۔ لیکن اس مرض کے سبب سے میری حالت سفر کے لائق ہرگز نہیں۔ شیخ بٹالوی اپنی فتنہ انگیزی میں اب تک سست اور کاہل نہیں ہوئے۔ اور اپنے تمام جذبات نفسانی اسی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ان مولویوں کے ذریعہ سے تحریک منظور ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ جلدی اپنے کام کو دنیا میں پھیلا دیوے۔ کیونکہ بغیر اطلاع یابی کے کوئی شخص طلب کے لئے قدم نہیں اٹھا سکتا۔ .... کا جموں میں تشریف لانا معلوم ہوا۔ اگرچہ اس دار الابتلا میں خدا تعالےٰ نے اولاد کو بھی فتنہ میں ہی داخل رکھا ہے۔ جیسا کہ اموال کو لیکن اگر کوئی شخص صحت نیت کی بنا پر محض اس غرض سے اور سراسر اس وجد اور فکر سے طالب اولاد ہو۔ کہ تا اوس کے بعد اوس کی ذریت میں سے کوئی خادم دین پیدا ہو۔ جس کے وجود سے اوس کے باپ کو بھی دوبارہ ثواب آخرت کا حصہ ملے۔ تو خاص اس نیت اور اس جوش سے اولاد کا خواہش مند ہونا نہ صرف جائز بلکہ اعلےٰ درجہ کے اعمال صالحہ میں سے ہے جیسا کہ اس خواہش کی تحریک اس آیۂ کریمہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماما۔ س ۱۹۔ لیکن سچ مچ اور واقعی اور حقیقی طور پر یہی جوش پیدا ہونا اور اسے دلی جوش کی بنا پر اولاد کا خواہش مند ہونا اُن ابرار و اخیار اور اتقیاء کا کام ہے۔ جو اپنے اعمال خیر کے آثار باقیہ دنیا میں چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ سو....... ..... جہاں تک تجربہ کیا گیا ہے۔ بے شک ایک سچی خادم دین ہیں۔ خدا تعالےٰ اون کو اس نیت اور اس جوش میں پورے طور پر کامل کر کے اون کی مرادات اونہیں عطا فرماوے۔ اور یہ عاجز بھی اپنے لئے اور نیز آں مکرم کے لئے بھی بجوش دل یہی دعا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری نسل اور ذریت میں سے بھی اپنے دین کے خادم اور اپنی راہ کے جان نثار پیدا کرے۔ یہ دعا اس عاجز کی اپنے لئے اور آپ کے لئے اور ...... کے لئے اور ہر ایک دوست کے لئے ہے۔ لیکن ابنائے روزگار کی رسم اور عادت کے طور پر خواہش مند اولاد ہونا اور یہ خیال رکھنا کہ ہماری موت فوت کے بعد ہماری زخارف دنیا کی ہماری اولاد وارث بنے۔ اور شرکاء ہماری جائداد کے قابض نہ ہونے پائیں۔ بلکہ ہمارے بیٹے ہمارے ترکہ پر قبضہ کریں۔ اور شریکوں سے لڑتے جھگڑتے رہیں اور ہمارے مرنے کے بعد دنیا میں ہماری یادگار رہ جاوے یہ خیال سراسر شرک اور فساد اور سخت معصیت سے بھرا ہوا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جب تک یہ خیال دل میں سے دور نہ ہو لے۔ کوئی شخص سچا موحد اور سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر روز خدا تعالےٰ کی طرف قدم بڑھانا چاہئیے۔ اور جن امور کو وہ فتنہ قرار دیوے۔ بغیر تحقق صحت نیت کے اون کو اپنی درخواست سے اپنے پر نازل نہیں کرانا چاہئیے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اوس کے لئے ہو جاتا ہے۔ وہ اوس کے اندرونی پاک جوشوں اور مطہر جذبات کو خوب جانتا ہے۔ بلکہ درحقیقت پاک دل انسان کے اندرونی جوش اوس کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ

اُنہیں کو پورا بھی کر دیتا ہے۔ جس وقت وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک للّٰہی حالت کا آدمی اوس کے دین کی خدمت کے لئے اپنا کوئی وارث چاہتا ہے۔ تو اللہ جل شانہٗ اوس کو ضرور کوئی وارث عنایت کرتا ہے۔ اوس کی دعائیں پہلے ہی سے قبول شدہ کے حکم میں ہوتی ہیں خدا تعالےٰ ہم سب کو اسی حالت سے اور اس کے نتائج سے تمتع کامل عطا فرماوے۔ اور کسی جگہہ مکان بنانے کے لئے یہ عاجز ارادہ آلٰہی کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اس لئے ابھی کوئی بات مُنہ پر نہیں لا سکتا۔ لیکن اس عاجز کی دلی منشاء ہے آں مکرم کا اس بات میں تو ہد ہے۔ کہ یہ عاجز اور آں مکرم بقیہ زندگی ایک جگہہ بسر کریں۔ سو یہ عاجز دعا میں مشغول ہے۔ امید کہ اللہ جل شانہٗ کوئی ایسی راہ پیدا کر دے گا۔ جو کہ خیر و برکت سے معمور ہوگی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۷ر نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

مکتوب دوم

محبی عزیزی اخویم شیخ غلام نبی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

...... مرسلہ آں محب پہونچ گئے۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اور دعا کے بارے میں یہہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ الفاتحہ میں دعا سکھلائی ہے۔ یعنے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اس میں تین لحاظ رکھنے چاہئیں۔

(۱) ایک یہہ کہ تمام بنی نوع کو اس میں شریک رکھے۔

(۲) تمام مسلمانوں کو۔

(۳) تیسرے اون حاضرین کو جو جماعت موجودین داخل ہیں۔ پس اسی طرح کی نیت سے کل نوع انسان اس میں داخل ہوں گے۔ اور یہی منشاء خدا تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے اسی سورت میں اوس نے اپنا نام رب العالمین رکھا ہے۔ جو عام ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔ جس میں حیوانات بھی داخل ہیں۔ پھر اپنا نام رحمان رکھا ہے۔ اور یہ نام نوع انسان کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ یہ رحمت انسانوں سے خاص ہے۔ اور پھر اپنا نام رحیم رکھا ہے۔ اور یہ نام مومنوں کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ رحیم کا لفظ مومنوں سے خاص ہے۔ اور پھر اپنا نام مالک یوم الدین رکھا ہے۔ اور یہ نام جماعت موجودہ کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ یوم الدین وہ دن ہے جس میں خدا تعالےٰ کے سامنے جماعتیں حاضر ہوں گی۔ سو اسی تفصیل کے لحاظ سے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا ہے۔ پس اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دعا میں تمام نوع انسانی کی ہمدردی داخل ہے۔ **اور اسلام کا اصول یہی ہے کہ سب کا خیر خواہ ہو۔**

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ عفی عنہ

۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

سورۃ البقر رکوع ۲۔

وبشر الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت ان لہم جنّٰت تجری من تحتہا الانہار۔ کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقاً قالوا ہٰذا الذی رزقنا من قبل واُتوا بہ متشابہا ولہم فیہا ازواج مطہرۃ وہم فیہا خالدون۔

ترجمہ۔ اور بشارت دیدے اُن لوگوں کو جنہوں نے مان لیا۔ اور یہ ماننا صرف اقرار باللسان ہی کا نام نہیں۔ کیونکہ یہہ تو منافقوں میں ہے بلکہ حقیقی ایمان یہ ہے۔ کہ اُنھوں نے دل سے مان کر اپنی عملی حالت سے اوس کا ثبوت یوں دیا کہ افعال حسنہ اور اعمال صالحہ کر دکھائے۔ ایسے مومنوں کے لئے باغ ہیں۔ یہ باغ تو اوس ایمان کا ثمرہ ہیں۔ جس پر وہ مرتے دم تک قائم رہے اور اعمال صالحہ کی جزا یہ ہے۔ کہ اوس جنت کو سدا بہار رکھنے کے لئے اون کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ جب کہ اونہوں نے اثمار شیریں کو چکھا۔ تو بول اُٹھے یہ تو وہی پھل ہیں۔ جن کو ہم پہلے کھا چکے ہیں۔ اور ایک ایک عمل کے بدلے کئی کئی جزائیں ملیں گی۔ جو باہم مشابہ ہوں گی۔ اور چونکہ فطرتاً انسان مدنی الطبع ہے۔ اور کسی رفیق کو چاہتا ہے۔ اس لئے وہ تنہا کنج مجلس کی طرح نہ چھوڑے جائیں گے۔ بلکہ وہاں اون کے لئے رفیق ہوں گے۔ اور وہ کوئی ناپاک نہیں بلکہ ازواج مطہرہ یعنے پاک اور مزکی رفیق اور پھر ان نعمتوں سے تناسخ ماننے والوں کی طرح چند روز ہی متمتع ہوں گے۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں رہیں گے۔

اس آیت کو تحدی سے کیا تعلق؟

یہ ایک مسلّم بات ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنے دشمنوں اور مخالفوں کی ذلت اور نامرادی کی نسبت ایسے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ جو یا تو صرف کوسنے ہی کی حد تک محدود ہوں۔ اور یا ایسے پیرایہ پیشگوئی کے رنگ کا اختیار کر لیتا ہے۔ جو کسی قسم کی ہیبت مخالف پر ڈالنے والا ہو۔ لیکن اس حیثیت تک اوس پیرایہ کے ساتھ ظاہری اسباب ایسے نہ ہوں۔ جن سے وہ بات علم نا تمام اٹکل ہی معلوم ہوتی ہے اور پھر وہ شخص اپنے مد مقابل کی باوجود اوس کی قوت و طاقت کے اوس کی ذلت اور اپنی عزت پا جانے کا اظہار کرے۔ تو وہ بات حقیقت میں اپنے اندر ایک خارق عادت وزن رکھتی ہے۔ اسی طرح پر اگر قرآن کریم صرف مخالفان اسلام کو مقابلہ میں عاجز آ جانے کی صورت میں عذاب النار سے ڈراتا اور اپنے ماننے والوں کے لئے کوئی بشارت عظمیٰ نہ دیتا۔ تو وہ اون دو صفتوں سے موسوم نہ ہو سکتا۔ جو ایک قادر مطلق کی ہستی کے ساتھ علی الخصوص مخصوص

ہوتی ہیں۔ کہ نفع اور ضرر اُسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ سارا دعوے مخالفین کے جہنم کا ایندھن ہونے کا نرا دعوے اور ایک کوسنا قرار دیا جاتا۔ لہٰذا اوس کے دوسرے جزو کو اس آئت میں بیان کر دیا۔ اور جیسا بداندیش مخالف طعمۂ تار حرب ہو کر نار جہنم کے ایندھن ہونے کا ثبوت ہو گئے۔ اسی طرح پر اس دنیا میں مومنوں کو بھی مثالی طور پر اس دنیا میں ایک جنت ملنے والی تھی۔ چنانچہ سرزمین شام و عراقین (عراق عجم و عراق عرب) کے فتح ہونے کو مثالی طور پر اس پیش گوئی کو پورا کر دکھایا۔

دنیا میں جنت کا نمونہ کیوں دکھایا؟ ایک لطیف بحث۔

اللہ تعالےٰ کی یہ ایک مستمر عادت ہے۔ کہ وہ ہر ایک فعل پر ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ بدی کی طرف قدم اُٹھانے والا آخر کار سیاہ کار۔ بدبخت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی مومن ابتدائی مراحل طے کر کے کامل انسان بن جاتا ہے۔

ایمان چونکہ ابتدائی حالت میں ایک **ظن** ہی کا شعبہ ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اُس کو ادھورا نہیں چھوڑتا۔

چونکہ ظن تو کامل نہیں کر سکتا اور نہ علوم حقہ کی واقفیت اوس سے پیدا ہو سکتی ہے جیسے فرمایا **ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً**۔ س ۲۷۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ظن میں نشو و نما پانے کی قوت بہت کم ہوتی ہے۔ وہ گویا ایک مردہ بیج کی طرح ہوتا ہے۔ **اُس کے** بالمقابل **ایمان** (حسن ظن) نشو و نما پانے والے بیج کی مثال رکھتا ہے۔ قرائن قویہ کو دیکھ کر ایک بات کو مان لیا جاتا ہے۔ اب یہ ایک فعل ہوتا ہے۔ جس پر ثمرات مترتب ہوتے ہیں۔ یہاں تک **ایمان - ایقان** اور **عرفان** تک پہونچتا ہے۔ **عرفان** آخری حد ہے۔ اس لئے اوس کو اللہ تعالےٰ نے مخصوص بہ آخرت رکھا ہے۔ اور ایقان تک اسی دنیا میں پہونچا دیتا ہے۔

اور **ایمان** تصویر ہوتی ہے۔ **ایقان** کی اس لئے اوس میں یقین کا صرف رنگ موجود ہوتا ہے۔

اور ایقان ایک چربہ ہوتا ہے۔ **عرفان** کا۔ پس ضروری تھا کہ ایمان لانے والے **عرفان** کا نقشہ اس دنیا ہی میں دیکھیں۔ **لہٰذا** اُسی سنت کے موافق جزا و سزا کا ایک سلسلہ اس دنیا میں جاری ہے۔ جو ہر لحظہ و ہر آن دیکھا جاتا ہے۔ اسی لئے **مالک یوم الدین** اللہ تعالےٰ کا نام ہے۔

یہہ کس قدر خوبی ہے۔ اسلام اور **مبارک کتاب قرآن کریم** کی کہ اللہ تعالےٰ کی یہ صفت کسی نے بھی اقرار نہیں دی۔

نادان آریہ مالک یوم الدین کب مانتا ہے؟ جو یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ بعد مردن تناسخ کے چکر میں آنا ہوگا۔ با وصفیکہ اسلام بالمقابل یہ بتلاتا ہے۔ کہ ہر آن میں انسان ایک صورت میں اپنے اعمال حسنہ اور سیئہ کی **جزا** اور **سزا** بھگت رہا ہے۔

الغرض یہ ایک سچی **فلاسفی** ہے۔ کہ خدا تعالےٰ **مومنوں** کو اسی دنیا میں آخرت کی **نعماء** اور **آلاء** کا مزا مثالی طور پر چکھا دیتا ہے۔ تاکہ اون کے ایمان کو ترقی ہو۔ پس **مومن** اسی دنیا میں بھی فائز المرام ہو گئے۔ اور ناعاقبت اندیش مخالف خائب و خاسر!!!

یہاں ایک گھبرا دینے والا اور مایوس کر دینے والا خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جس کا اندفاع ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ **کہ پھر مومن سے کبھی کوئی خطا یا گناہ نہ ہو؟ اور اگر ہو تو وہ اپنے آپ کو مومن نہ سمجھے؟**

لاریب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس بات کو بہ حضور دل یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سچے مومن کو اللہ تعالےٰ گناہوں سے محفوظ کر لیتا ہے۔ اگر کوئی خطا اوس سے ابتدائی مراحل و مراتب میں جو حالت **ایمان** کی ابتدا یا **درجہ منتقی** کے شروع میں ہوتی ہے۔ تو وہ اس لئے نہیں کہ اوس کی ہلاکت کا موجب ہو۔ بلکہ اس لئے کہ عجائبات قدرت دکھائے۔ اور **توبہ** کا دروازہ اس پر کھول کر اوس کے مدارج کو ترقی دے۔ دیکھو ایک آدمی چلتے چلتے اگر کسی پتھر سے ٹھوکر کھائے۔ تو آئندہ کے لئے ایک تو اوس پتھر سے محتاط ہو جاویگا۔

دوسرے اوس پتھر سے ٹھوکر کھانے کے نتائج اور خود پتھر کی نسبت بھی اوسے ایک علم پیدا ہو جاوے گا۔ بہ شرطیکہ وہ بالکل اندھا ہی نہ ہو۔ یہی طریق ایک **منتقی** اور ابتدائی حالت **ایمان** میں ایک سالک کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوس سے اگر کوئی خطا سرزد ہوتی ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ وہ ہلاک کیا جاوے نہیں بلکہ **توبہ** کی لذت چکھانے اور نیکی اور گناہ میں تمیز سکھانے کی خاطر۔ مومن خطا کے وقت اوس اضطراب کو محسوس کرتا ہے۔ جو اوس کو اُسی تھوڑی دیر کے لئے نیکی کی لذت کے کھوئے جانے سے ہوتا ہے۔ پس **سچی توبہ** کی توفیق اوسے دی جاتی ہے۔ اور پھر وہ **ان الحسنات یذہبن السیئات** کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ توبہ بجائے خود ایک نیکی ہے۔ اوس پر دوسرے نیک آثار مترتب ہوتے ہیں۔ ہم نے توبہ کی فلاسفی کسی پچھلے اشو میں ایک فٹ نوٹ میں ظاہر کی ہے۔ اوس پر مکرر توجہ کی جاوے شیطان کے وجود پر اعتراض کرنے والے بھی اس مقام پر ذرا غور کریں۔ کہ اوس کے وجود سے کیا فائدہ ہے۔ پس مومن کو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اور کسی کمزوری کو پاکر یا کوئی ٹھوکر کھاکر ایسی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہئے جو آئندہ کے لئے دلیر کر دینے والی ہو۔

اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرکے کہتے ہیں۔ کہ اعمال صالحہ کے بدوں ایمان ایک بیج کی طرح ہے۔ جس سے کوئی بار آور درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ لہذا کوشش ہونی چاہیے۔ کہ اس بار آور بیج کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ عمدہ زمین اور نہائت پاکیزہ کوشش سے اسے طوبےٰ جنت بناویں۔ ہم ایسا ایمان پیدا کریں۔ جو حسن ظن سے شروع ہوتا ہے نہ صرف ظن سے جو حقایق کا منبع نہیں ہے

ایمان اور اعمال صالحہ کی جزا میں مناسبت

محتشم ناظرین! قرآن کریم کے پرغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی جزا و سزا کو اعمال سے ایک خاص تعلق ہے۔ جس رنگ کا عمل ہوتا ہے اوسی رنگ میں اوسکی جزا ملتی ہے۔ مثلاً بدکار فاسق بدکاری کرتا ہے تو اوسکی سزا اوسی عضو مخصوصہ کے ذریعہ ملتی ہے جسکو وہ اوس بدکاری کا ذریعہ بناتا ہے۔ چور چوری کرتا ہے۔ ہاتھ کاٹنے کی سزا موجود ہے اسی طرح پر اعمال حسنہ کی جزا کا تعلق اعمال سے ہوتا ہے یہاں جو جزا مقرر کی گئی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اسکی تحقیق کریں کہ اوسکو اعمال صالحہ سے اور ایمان سے کیا تعلق ہے؟ ایمان اور اعمال صالحہ کی جزا میں جنت تجری من تحتہا الانہار کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ایمان بھی جیسا ہم نے بیان کیا ایک بیج کیطرح ہوتا ہے جو ارض دل میں بویا جاتا ہے قرآن کریم کا یہ ایک لطیف طرز بیان ہے کہ وہ انسانی قلب کو ارض سے تشبیہ دیتا ہے جیسے فرمایا یحی الارض بعد موتہا اور ایسی بہت سی مثالیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے جیسے تخم ریزی کے لئے انسان کو ضروری ہوتا ہے کہ وہ زمین کو درست کرے اور جو جو کام کرنے پڑتے ہیں وہ آپ ذرا ایک کسان کے نقشہ کو ذہن میں مستحضر کرکے دیکھ سکتے ہیں پس اوسی طرح سے یہ بیج ایمان کا ارض قلب میں بویا جاتا ہے۔

جیسے بیج بونے کے بعد ایک درخت زمین سے نکلتا ہے۔ اوسیطرح سے یہ ایمان کا بیج نشو و نما پاتا ہے۔ اور جس طرح پر اوس درخت کا کل حصہ اوس بیج میں مخفی ہوتا ہے اوسی طرح ایمانی بیج اعمال صالحہ کے درخت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ پھر اگر اوس سبزہ نو کی غور پرداخت میں احتیاط نہ ہو تو وہ جل جاتا اور مرجھا کر زمین کے برابر ہو جاتا ہے اسی طرح شجر ایمان کے بارور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ابتداً اوسکی نگاہ داشت کامل طور پر ہو۔ اور یہ متقی کا درجہ ہوتا ہے اور اسی درجہ میں سالک کو بہت سے شداید و مصائب ٹھیک کسان کیطرح برداشت کرنے پڑتے ہیں یہانتک کہ جب وہ پختہ ہو جاتا ہے پھر خطرہ نہیں رہتا۔ پس ایمان سے بھی ایک درخت نکلتا ہے۔ اوسکی جزا ئے بھی جنت قرار دی گئی ہے۔ اور جیسے قریباً تمام حوائج انسانی درخت سے ہی پوری ہوتی ہیں اس لیے جنت کا وعدہ اوسی نسبت اور تعلق کے باعث لازمی تھا۔ اور اعمال صالحہ اوس ایمان کے شعبہ ہیں اور اوس درخت کے لئے بطور آبپاشی ہیں اس لئے اوسکی پاداش میں تجری من تحتہا الانہار کا ثمرہ ملا۔ اعمال صالحہ سے ایمان راسخ ہوتا جاتا ہے ٹھیک اوسی طرح جیسے درخت آبپاشی سے ہرا بھرا رہتا ہے۔ اب سوچو کہ کیا اس سے بڑھکر اور بہتر مناسبت ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی جزا دی ہے جسکا تعلق ایمان اور اعمال صالحہ سے یقینی اور حقیقی ہے۔

(باقی آئندہ)

ضرورۃ الامام ؑ

جسکا اعلان ہم کسی پچھلے اشو میں کرچکے ہیں شایع ہوگئی ہے ایک لطیف اور بے نظیر رسالہ ہے جو اپنے مضمون کو اپنے نام ہی سے ظاہر کرتا ہے۔ قیمت ۲ر

مہتمم مطبع ضیاء الاسلام سے طلب کرنے پر ملیگا

ضروری اعلام ؑ

اکثر احباب کے خطوط جو حضرت اقدس کے نام یا مولانا مولوی نورالدین صاحب کے نام یا خود ہمارے ہی نام آتے ہیں اونمیں پورا اور مفصل پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بسا اوقات سخت مشکلات پیش آتی ہیں خصوصاً اون خطوط میں جنکا جواب ضروری ہوتا ہے اس لئے حضرت اقدس کے مہتمم روانگی ڈاک نے نہائیت افسوس سے ظاہر کیا کہ اونکو بہت سے خطوط صرف اسی ایک مشکل کی وجہ سے افسوس کے ساتھ چاک کرنے پڑتے ہیں اس لئے تمام احباب یاد رکھیں کہ ہمیشہ اس امر کی احتیاط رکھیں کہ پتہ صاف اور خوشخط ہو شکستہ خط میں ہرگز نہ ہو۔ ڈاکخانہ تحصیل ضلع وغیرہ کا مفصل اور خوشخط نام ہو۔

(ایڈیٹر)

مجبوری

موسمی بخار یہاں بہت کثرت سے ہے ہمارے مطبع میں بھی کاتب اور کارپرداز بیمار ہیں جسکی وجہ سے یہ نمبر دو روز کی دیر سے شایع ہوتا ہے۔ ہم نے اخبار کو باقاعدہ اور مفید بنانے کے لئے مدرسہ کی خدمات چھوڑ دی ہیں اور امید کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے چاہیگا تو الحکم کو ایک مفید اخبار بنا دیگا۔

(ایڈیٹر)

الانذار

دست بدست فروخت ہو رہی ہے

قیمت ۱ر

لعنت اللہ علے من اعرض عن ہذا وابے

مولوی محمد حسین بٹالوی پر آخری حجت

یعنی

بلاشرط مباہلہ کی دعوت

اور

دو ہزار پانچ سو پچیس روپیہ آٹھ آنہ کا انعام علے

ورحمۃ اللہ علی من قبل واتے

یہ امر بوضاحت بیان ہو چکا ہے کہ **میاں محمد حسین بٹالوی** ہی جناب **حضرت اقدس مرزا**
غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تکفیر کا اصل محرک و بانی ہوا ہے اور باقی تمام مکفرین نے اسکی یا اسکی اُستاد
میاں نذیر حسین دہلوی کی پیروی کی ہے اسلئے اوسیکو اس درخواست **مباہلہ** میں مخاطب کیا گیا ہے چونکہ اُسنے حضرت اقدس مرزا
صاحب سلمہ ربہ کی تکفیر اور تکذیب کے حد سے زیادہ زور مارا ہے اور باوجودیکہ وہ اپنی ناکامیوں اور حضرت اقدس کی کامیابیوں کو بارہا
دیکھ چکا اور بہت سے نشانات بھی ملاحظہ کر چکا ہے مگر اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کرتا اسلئے اُسکو **مباہلہ** کی دعوت کیجاتی ہے۔ جو **آسمانی**
اور **خدائی** فیصلہ ہے۔ یہ مباہلہ بدون کسی قسم کی شرط کے ہوگا۔ اور اگر ایکسال کے اندر نتیجہ مباہلہ ہمارے حق میں نہوا اور ایک اثر قابل
اطمینان ہماری تائید میں ظہور میں نہ آیا تو رقم مندرجہ بالا جو پہلے سے جمع کرا دیجاوے گی اُنکو بطور نشان کامیابی اون صاحب کیطرف سے دی
جاوے گی۔ جنہوں نے وہ مقرر کی ہے۔

لہذا اب ہم **پنجاب** کے اُن **معززین** کو جو میاں محمد حسین کو جانتے ہیں اور اُن سربرآوردہ حضرات کو جنکی شیخ صاحب سے
آشنائی ہے اور اُن **خدا ترس** لوگوں کو جو **اسلام** میں **تفرقہ** اور فتنہ پسند نہیں کرتے مخاطب کرکے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خلق اللہ پر رحم

علے یہ رقم آخر نومبر تک جسقدر بڑھ جاوے گی وہ بذریعہ الحکم مشتہر ہوتی رہے گی اور ۳۰ر نومبر کو جو رقم ہو گی وہ آخری رقم ہو گی۔ (ایڈیٹر)

کریں اور انکو پریشانی اور گھبراہٹ میں نہ رہنے دیں - وہ میاں **محمد حسین** صاحب کو **مباہلہ** پر آمادہ کریں تا کہ آئیندہ کا جھگڑا **ایکسال کے اندر** طے ہو جاوے - **کاذب مفتری** خدا تعالیٰ کی لعنت کے نیچے آکر دنیا سے اُٹھ جاوے یا کسی شدید عذاب میں مبتلا ہو کر **صداقت** پر مہر کر دے -

اسپر بھی اگر میاں محمد حسین انکار کریں اور مباہلہ کے لئے مرد میدان ہو کر نہ نکلیں تو پھر

اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ

کہ حجت پوری کر دیگئی - اور ہم تمام **اہل اسلام** کی خدمت میں نہائت ادب سے التماس کرنا چاہتے ہیں کہ اگر اب بھی میاں **محمد حسین** صاحب فیصلہ کی سیدھی راہ پر نہ آئیں تو پھر آپ خود انصاف کر لیں کہ سچ کس کیساتھ ہے اور آئندہ اپنی زندگی کے چند عارضی اور بے بنیاد دنوں کیلئے اُس سلسلہ سے فائدہ اُٹھائیں جسکو خدا تعالیٰ نے محض تمہاری روحانی فائدہ کیلئے قائم کیا ہے - بالآخر ہم پھر میاں محمد حسین صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ بدوں کسی قسم کی **شرط** کے عالیجناب مرزا **غلام احمد** صاحب ادام اللہ فیوضہم آپ سے مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہیں اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور یوم الجزاء پر ایمان ہے اور مرزا صاحب کی تکفیر و تکذیب میں اپنے آپکو حق پر سمجھتے ہو تو پھر **آؤ اور مرد میدان بنکر مباہلہ کر لو**

ضروری یادداشت

۱- میاں محمد حسین بٹالوی کو اختیار ہوگا کہ اخیر نومبر ۱۸۹۸ء تک کسیوقت منظوری مباہلہ کی درخواست بذریعہ اپنی تحریری بصیغہ رجسٹری ہمارے پاس بھیجدیں -

۲- انکی درخواست کے موصول ہونیکے بعد تین ہفتہ کے اندر کل روپیہ **انجمن حمایت اسلام لاہور** یا اگر وہ چاہیں تو بنگال بنک میں جمع کرا دیا جاویگا -

۳- روپیہ جمع کرا دینے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر تاریخ مقرر ہو کر بمقام **بٹالہ** بلا کسی قسم کی شرط کے **مباہلہ** ہو جاویگا -

مباہلہ میں میاں محمد حسین کی کامیاب ہونے پر انعام دینے والوں کی فہرست

مولوی عبد القادر لودہانوی ۸	مرزا خدا بخش صاحب [illegible]	کل [illegible]
جماعت لاہور خادمان حضرت اقدس ۸	جماعت سیالکوٹ [illegible]	جماعت امرتسر [illegible]
جماعت شملہ ۸	حکیم منشی نور محمد منشی فاضل مالک مطبع صحت لاہور [illegible]	میزان [illegible]
منشی کرم الٰہی ریکارڈ کیپر پٹیالہ ۸	جماعت بٹالہ [illegible]	
شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم [illegible]	” الہ آباد [illegible]	
مولوی حکیم نور الدین صاحب [illegible]	مستری احمد دین بھیرہ [illegible]	
مولوی حکیم فضل الدین صاحب بھیروی [illegible]	حافظ محمد حسین نابینا ڈنگوی [illegible]	

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر الحکم قادیان

ولائتی مشنری اور دیسی کلیسیا

ترجمہ چٹھی ڈاکٹر پینل صاحب

ذیل میں ہم ڈاکٹر پینل صاحب کی اُس چٹھی کے بعض فقرات درج کرتے ہیں۔ جو منجملہ بالا عنوان سے لودہانہ کے مسیحی اخبار نور افشاں مؤرخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۸ء کے صفحہ ۲ پر شائع ہوئی ہے۔ اس چٹھی کے مطالعہ سے ہمارے محتشم ناظرین اور انصاف پسند پبلک کو معلوم ہوجاوے گا۔ کہ اون عبد الدراہم دیسی کرسٹانوں کی لفاظیاں کیا وقعت رکھتی ہیں۔ جو عیسائی مذہب کی انڈیا کی معزز اور سربرآوردہ قوموں اور تعلیم یافتہ اور باخبر سوسائٹی میں پھیل جانے کی بابت نہائت بے باکی سے کیا کرتے ہیں۔ ہم شکاگو کی پارلیمنٹ آف ریلیجنز میں مسودہ بھیجنے والے دریدہ دہن سے پوچھتے ہیں۔ کیا یہی وہ دیسی کلیسیا نہیں جس کا خاکہ ڈاکٹر پینل نے کھینچا ہے۔ ہم دیسی کلیسیا کی تصویر آزاد خش پبلک کے سامنے رکھ دیتے اگر ڈاکٹر پینل صاحب نے اُس کو برہنہ کرکے نہ دکھلایا ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو رائے ظاہر کی ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ اُس کی تعریف کی جاوے اور ہم ڈاکٹر صاحب کے اون فقرات سے جو ہم نے کوٹ کیئے ہیں۔ ہمہ تن متفق ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر پینل صاحب اور طالبان حق و صداقت کی خاطر دیسی کلیسیا پر لگتے ہاتھ چند ضروری ریمارک کردیں۔ نور افشاں یا کوئی مسیحی پرچہ اگر تعصب اور ضد کی آگ کا کیڑا نہیں ہو چکا ہے۔ تو جس فراخ دلی سے اُس نے ڈاکٹر صاحب کی چٹھی کا ترجمہ شائع کیا ہے اُس کو مناسب ہے۔ ہمارے ریمارک بھی شائع کردے۔

لاریب دیسی کلیسیا میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اُن کی شمولیت کی وجہ اپنی ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے سوا محض روح اور راستی سے خدا تعالےٰ کی راہوں کو تلاش کرنا قریبًا کالعدم ہے۔ بلکہ عمومًا ایسے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ جن کو مشن کے باہر کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ جیساکہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خیال میں ظاہر کیا ہے۔

اور اون کو بجز دنیا طلبی اور ہوا و ہوس کی پیروی کے اور کوئی واسطہ مذہب وملت سے نہیں ہوتا۔ ایسی نظیریں موجود ہیں۔ اور اگر کسی کو شک ہو۔ تو پچھلے بیس برس کے منشور محمدی کے فائل پڑھے۔ جس میں بڑے بڑے عیسائی مہاتماؤں کی کرتوتوں کا کچا چٹھا درج ہے۔ ڈاکٹر پینل صاحب عیسائی کلیسیا پر بڑا احسان کریں گے اگر اون حضرات کے کارناموں کا انگریزی میں ترجمہ کرکے ولائت کی مشنری سوسائیٹز کے روبرو پیش کریں۔ تاکہ اون کو کرسچن ایٹ ان انڈیا کا سچا نظارہ نظر آجاوے

ہم نے غور کیا اور بہت سوچا کہ عیسائی نو مرید ایسے کیوں ہوتے ہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ یہ ساری خرابی جہانسوز مسئلہ کفارہ کی بنا پر ہے۔ جس حال میں انسان کے سب گناہ معاف ہو گئے پھر گناہوں سے نفرت کی بجائے کیوں رغبت پیدا نہ ہو۔ یہ فلاسفی ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ جرائم رک کیونکر سکتے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے جس پر خود ہماری بالغ خرد گورنمنٹ کو بھی توجہ کرنی پڑتی ہے۔ جب ایک عیسائی نو مرید کو یہ یقین دلایا جاتا ہے۔ گو وہ طفل تسلی ہی کیوں نہ ہو کہ تیرے سب گناہ معاف ہوئے۔ اور اب تو گویا بہشت کا ٹھیکہ دار ہے۔ پھر اگر وہ دلیری اور جرات سے خطاکاریوں کیلئے قدم نہ اُٹھاوے۔ تو کیا کرے۔ خصوصًا ایسی حالت میں کہ اُس کو مقدس لوتھر مارٹن کا یہ حکم بھی معلوم ہو کہ بیٹ بھر کر گناہ کرو۔ کیا مسیح ہمارا کفارہ نہیں ہوا۔ ایسی تحریکیں اور جرات پر عیسائیوں کا بے دھڑک ہو جانا کچھ عجیب بات نہیں ہو سکتی۔ پس ڈاکٹر پینل صاحب کو اس اصول پر غور کرنی چاہیئے۔ اور جب ہم نے اس خیال کو اور بھی وسیع کیا تو معلوم ہوا کہ شروع سے مسیحی دین کے تخم ایسے ہی رہے ہیں۔ حواریوں کی اخلاقی اور اعتقادی حالت کا چربہ انجیل میں موجود ہے۔ کہ وہ کیسے لالچی اور کوتاہ فہم تھے۔ مسیح نے اون کو جو خطاب دیا ہے۔ وہ ڈاکٹر پینل کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہوسکتی اگر عیسائی نو مرید ڈاکٹر پینل کو یہ جواب دیں۔ کہ ہم نے سنت حوارین پر قدم مارا ہے۔ ہم کو یاد ہے۔ کہ لاہور میں ایک کیتھی کسٹ صاحب پر ایک الزام زناکاری کا لگایا گیا۔ اور اُس کو کلیسیا سے جدا کرنا تجویز ہوا۔ اوس نے اپیل میں کفارہ مسیح کو ایک دلیل لکھا۔ جس پر اوس کا قصور معاف کیا گیا۔ پس یہ شوخیاں اور یہ شرارتیں اصل میں ایک مسئلہ کفارہ کے ماننے ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر پینل صاحب کی یہ رائے بہت ہی قابل لحاظ ہے۔ کہ مرتاد اور نو مرید عیسائی ہوتے ہی اپنے پہلے مذہب کے بزرگوں کو برا بھلا کہنا شروع کردیتے ہیں۔ جس قدر دیسی عیسائی اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرتے ہیں۔ یا من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو پر عمل کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایسے ہی گندہ دہن اور شوخ ہیں۔ بجز گالیوں اور دل آزاریوں کے اُن کے پاس کچھ بھی نہیں رکھا مذہب کی اشاعت کا یہ طریق نہیں۔ کہ دوسرے مذہب کے عیوب نکالے جاویں۔ بلکہ بہترین طریق تو یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کی خوبیاں بتلائی جاویں۔ مگر عیسائی مذہب میں کوئی خوبی ہو تو وہ سے بتلائیں۔ آجا کے ایک کفارہ ہی ہے۔ جس سے بڑھ کر گناہ پر جرات دلانے والی کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ جس قدر بڑے بڑے دیسی پادریوں پر ناز کیا جاتا ہے۔ وہ سب کے سب ویسے ہی بیباک مصنف ہیں۔ جن کی تحریریں نفاق بڑھانے والی اور سخت رنج دہ ہیں۔ اب ہم ڈاکٹر